سوال

(27) مسجد کو نقش ونگار کر کے سجانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عصر حاضر میں بہت سی مساجد میں دیکھا گیا ہے کہ انہیں بیل بوٹوں اور شیشے وغیرہ سے سجایا گیا ہے۔ بالخصوص مساجد کے محراب میں شیشے کے ساتھ نقش ونگاری کی جاتی ہے اور نماز ادا کرتے وقت توجہ ان کی طرف مبذول ہو جاتی ہے اسی طرح نقش ونگار اور کڑھائی سے مزین جائے نماز بنائے جاتے ہیں۔ ان کی شرعی حیثیت واضح کریں۔ (ابو عبد اللہ قصور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

مساجد کا اصل مقصود یہ ہے کہ ان میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر تلاوت قرآن اور نماز جیسی عبادات سر انجام دی جائیں اور انہی امور سے مساجد آباد ہوتی ہیں۔ لیکن آج کل مساجد کی تعمیر میں بناؤ سنگھار، نقش ونگار اور بیل بوٹوں پر زر کثیر صرف کیا جا رہا ہے لیکن عبادات کی طرف توجہ کم ہو گئی ہے۔ نمازی حضرات کی تعداد میں کمی اور مساجد و عبادات کی گلکاری اور کشیدہ کاری میں وافر مقدار میں حصہ لیا جا رہا ہے۔ اور یہ علامات قیامت سے ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کرتے ہیں:

"لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ"

(ابو داؤد ابواب المساجد باب فی بناء المسجد (449) نسائی کتاب المساجد باب المباھاۃ فی المساجد (688) ابن ماجہ کتاب المساجد باب تشید المساجد (739) شرح السنۃ 2/350 (464) ابن حبان (308) دارمی باب فی تزویق المساجد 1/268 (1415) مسند ابی یعلیٰ 5/185 (2799۔2798) مسند احمد

3/134،153۔1430۔ طبرانی کبیر (752) طبرانی صغیر 2/114 ابن خزیمہ

(1323(1322)

"قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگ مسجدوں کے بارے میں فخر کریں گے۔"

ابن خزیمہ رحمة اللہ علیہ اور ابی یعلیٰ رحمة اللہ علیہ وغیرہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بھی مروی ہے کہ:

يَأتِي عَلَى أُمَّتِي زَمَانٌ يَتَبَاهَوْنَ بِالْمَسَاجِدِ ثُمَّ لَا يَعْمُرُونَهَا إِلَّا قَلِيلًا "

(نیز دیکھیں شرح السنہ 2/351)

"میری امت پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ وہ مسجدوں پر فخر کریں گے انہیں بہت تھوڑا ہی آباد کریں گے۔"

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔

"لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى"

(ابوداود، 448۔ شرح السنہ 2/348۔ نیز بخاری میں تعلیقاً مروی ہے)

"تم مساجد کو ضرور یہود و نصاریٰ کی طرح نقش و نگار کرو گے۔"

اور آج بالکل یہی کیفیت ہے کہ مساجد کو اس قدر منقش کر دیا گیا ہے کہ نمازی کا خشوع و خضوع متاثر ہوتا ہے اور توجہ الی اللہ میں خلل اندازی ہوتی ہے۔ مناسب یہ ہے کہ مساجد کی دیواریں اور محراب سادہ ہوں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیوار پر لٹکے ہوئے پردے کو صرف اس لیے اتروا دیا تھا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے توجہ ہٹاتا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔

"وعن أنس رضی اللہ عنہ قال کان قرام لعائشۃ سترت بہ جانب بیتہا فقال لہا النبی۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ أمیطی عنا قرامک ہذا فإنہ لا یزال تصاویرہ تعرض فی صلاتی"

(بخاری کتاب الصلوۃ باب ان صلیٰ فی ثوب مصلب اور تصاویر ھل تفسد صلاتہ (374) مسند احمد 3/151۔283)

"سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک پردہ تھا جو انھوں نے اپنے گھر کی دیوار پر لٹکایا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وہ پردہ دیکھ کر) فرمایا: یہ پردہ ہم سے دور کر دو یعنی دیوار سے اتار دو اس کی تصوریں نماز میں میرے سامنے پھرتی رہتی ہیں۔"

علامہ محمد بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ، امیر یمنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"فی الحدیث دلالۃ: علی إزالۃ ما یشوش علی المصلی صلاتہ: مما فی منزلہ أو فی محل صلاتہ"

(سبل السلام 1/347 فتح العلام 1/214)

نواب صدیق حسن خان قنوجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

دریں جا دلیل است بر ازالہ چیزی کہ مصلیٰ را مشوش کند در نماز از انچہ در خانہ یا در محل نماز اوست (مسک الختام 1/339)

دونوں عبارتوں کا مطلب یہ ہے کہ:

"اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ جو چیز نمازی کی نماز میں تشویش کا باعث ہو۔ اسے زائل کر دینا چاہیے۔ وہ چیز اس کے گھر میں ہو یا نماز پڑھنے والی جگہ میں۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ:

ﻦ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا : أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّی فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ ، فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ : اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ ، وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمٍ ؛ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي ۔ " وفی روایۃ كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عَلَمِهَا ، وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَأَخَافُ أَنْ تَفْتِنَنِي "

(بخاری کتاب الصلاۃ باب اذا صلی فی ثوب لہ اعلام و نظر الی علمھا (373) وکتاب الاذان باب الالتفات فی الصلاۃ (752) وکتاب اللباس باب الاکسیاۃ والخمائص (5817) مسلم کتاب المساجد باب کراھۃ الصلاۃ فی ثوب لہ اعلام (556)

" نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونی چادر میں نماز پڑھی جس میں دھاریاں تھیں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نظر ان دھاریوں کی طرف دیکھا ۔ جب نماز سے سلام پھیرا تو فرمایا : میری یہ اونی چادر ابی جہم کو واپس کردو اور کڑھائی کے بغیر لے کر آو ۔ اس کڑھائی والی چادر نے ابھی مجھے میری نماز سے غافل کر دیا ۔ دوسری روایت میں ہے میں نماز میں اس کی طرف دیکھنے لگا تو مجھے ڈر لاحق ہوا کہ یہ مجھے فتنے میں ڈال دے گی ۔ "

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں ۔

" *فَفِيهِ الْحَثُّ عَلَى حُضُورِ الْقَلْبِ فِي الصَّلَاةِ ,وَتَدَبُّرِ مَا ذَكَرْنَاهُ , وَمَنْعُ النَّظَرِ مِنَ الِامْتِدَادِ إِلَى مَا يَشْغَلُ , وَإِزَالَةُ مَا يُخَافُ اشْتِغَالُ الْقَلْبِ بِهِ، وَكَرَاهِيَةُ تَزْوِيقِ مِحْرَابِ الْمَسْجِدِ ,وَحَائِطِهِ ,وَنَقْشِهِ ,وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنَ الشَّاغِلَاتِ؛ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْعِلَّةَ فِي إِزَالَتِهِ الْخَمِيصَةَ هَذَا الْمَعْنَى*" (شرح مسلم للنووی : 5/38)

" اس حدیث میں نماز کے اندر حضور قلب اور ذکر و تلاوت اور مقاصد نماز پر تدبر کرنے میں رغبت دلائی گئی ہے اور جو چیز نماز سے بے خبر کرتی ہے ۔ اس کی طرف نظر پھیلانے کی ممانعت اور جو چیز نماز سے بے خبر کرتی ہے اس کا ازالہ کرنا اور مسجد کے محراب اور اس کی دیواروں کو بناؤ سنگھار اور نقش و نگار کرنا اور اس جیسی دیگر بے خبر کرنے والی اشیاء کی کراہت ہے ، اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دھاری دار چادر کو زائل کرنے کی یہی علت ذکر کی ہے ۔ "

ان احادیث صحیحہ اور شارحین حدیث کی تشریحات سے معلوم ہوا کہ مساجد کے در و دیوار اور محراب کو منقش کرنا ، شیشے وغیرہ سے مزین کرنا اور ان جیسی دیگر اشیاء مکروہ ہیں جو نماز سے نمازی کی توجہ ہٹاتی ہیں اور خشوع و خضوع اور تذلل و عاجزی میں کمی کرتی ہیں تاہم نماز فاسد نہیں ہوگی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز کا اعادہ نہیں فرمایا تھا اور نہ ہی نماز کو توڑا تھا جس سے ثابت ہوا کہ نماز تو ہوگئی مگر توجہ بٹ گئی اس لیے بہتر و اولیٰ یہی ہے کہ شیشے اور بیل بوٹے وغیرہ والی جائے نماز یا محراب نہ بنایا جائے ۔ کیونکہ یہ اشیاء نماز سے توجہ ہٹاتی ہیں ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد 2 ۔ کتاب المساجد ۔ صفحہ نمبر 207

محدث فتویٰ